دارُ الافتاء والقضاء — الجامعة البنوریة العالمیة

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

email: darulifta@gmail.com | web: www.onlinefatawa.com | ph: +92 21 32570077 | fax: +92 21 32564586

سیریل نمبر 24744 | نام محمد غفران | مطلوب عمومی

تاریخ 3/21/2015 | پتہ جناح اسکوائر

رابطہ نمبر | موضوع حدود سزا

ای میل | کاتب سلیم

السلام علیکم ، مفتي صاحب میري ایک صاحب سے بات ہو رہي تھي قصاص کے معاملے پر، سورہ بني اسرائیل کي آیت 33 وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ؟ وَ مَن قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ ؟ سُلْطٰ؟ نًا فَلَا يُسْرِف فِّي الْقَتْلِ ؟ إِنَّهُ ؟ كَانَ مَنْصُورًا ???? کي روشني میں بتائیں کہ اگر کوئی شخص کسي کو ناحق قتل کر دیتا ہے تو قصاص کا اختیار مقتول کے وارث / ولي کو ہو گا یا وقتِ حکومت کو؟ مطلب کے قاتل پر قتل ثابت ہونے پر مقتول کا ولي قاتل کو قتل کر سکتا ہے کیا؟ برائے مہرباني جواب دے دیں؟

الجواب حامداً ومصلیاً

قصاص لینے کا حق اگرچہ اولیاء مقتول کا ہے مگر عام عوام کو بذاتِ خود اپنا یہ حق وصول کرنے کا اختیار نہیں کہ وہ خود ہی قاتل کو مار ڈالیں بلکہ اس حق کے حاصل کرنے کیلئے مسلمان حاکم یا اسکے نائب کا حکم دینا ضروری ہے

کما فی الفقہ الاسلامی وادلتہ: استیفاء القصاص بالسیف ونحوہ قد یکون بالجلاد المتخصص اذا رغب عنہ مستحق القصاص، وقد یکون بنفس مستحق القصاص، فیمکن من السیف، لکن باشراف الحاکم، لان المبدء الشرعی المتفق علیہ أن تنفیذ عقوبات الحدود والقصاص والتعزیرات یکون من اختصاص الإمام، فیشترط وجودہ عند استیفاء العقوبۃ الخ (ج ۶ ص ۲۸۵) واللہ اعلم

سلیم اللہ عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی ۱۶
۲۷ شعبان ۱۴۳۶ھ

الجواب صحیح
بندہ نادر جان عفا اللہ عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۲۸/ ۸/ ۱۴۳۶ھ

الجواب صحیح
بندہ سیف اللہ جمیل
دار الافتاء جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی ۱۶
۲۸ شعبان ۱۴۳۶

۳۰/ ۸/ ۱۴۳۶ھ

18/6/15

دار الافتاء (stamp)

رئیس دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ (stamp)

رئیس دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ (stamp)